Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۸ ذیقعد ۱۳۸۹ھ یکم اخاء ۱۳۴۸ ہش یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۲۲

بحرِ حکمت کے موتی جوامعُ الکَلِم جواہرُ الکلام

جب تک خدا کو مقدّم نہیں رکھو گے نماز روزہ ہرگز کام نہیں آ سکتا

ہر بات اور ہر فعل میں خدا کو نصب العین بناؤ ورنہ قبولیت کے لائق ہرگز نہیں ٹھہرو گے

ارشادِ باری تعالیٰ

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (الحدید : ۴)

ترجمہ :- وہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ۔ اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے ۔

حدیث النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ :- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ ذکر کرتے) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ۔ وہی بادشاہ ہے ۔ وہی مستحق حمد و ثنا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

۱ "انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے مگر یہاں تک دیکھا جاتا ہے اُسکی مصروفیت اسقدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا ۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے، فلاں زمین مل جاوے، فلاں مکان بن جاوے ۔ حالانکہ اُسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے ۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو بھی اُسکے کام ہرگز نہیں آ سکتا جب تک کہ خدا کو اُس نے مقدّم نہیں رکھا ہوا ۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا ۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے ۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اُسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اُس نے دنیا کے لیے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اُس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں ۔ شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے :-

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار

...... پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے ۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے ۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ تم دُکھ پاؤ لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دُوری اختیار کرتا ہے اُس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے ۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶-۲۸۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

میرا بیٹا برخوردار کمال الدین حبیب احمد ایم ۔ ایس سی فیصل آباد سے بذریعہ ہوائی جہاز نائیجیریا روانہ ہو رہا ہے اور اس کے بچے ربوہ رہیں گے ۔

احباب دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ عزیزم کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور اس کے بچے اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کریں ۔

روشن الدین احمد
مربّی سلسلہ احمدیہ ۔ کوئٹہ

آنکھوں کے کلینک کے
بارے میں اعلان

آنکھوں کا کلینک ۵ ڈیوس روڈ پر صبح کے وقت بھی کھلا کرے گا ۔ اس کے اوقات مندرجہ ذیل ہوں گے :-

صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک

جمعہ کو بند ہوگا ۔

اب ربوہ کے احباب کے لئے رعایت اتوار کے روز ہوگی مگر احباب سے درخواست ہے کہ جو اس رعایت سے فائدہ اُٹھانا چاہیں وہ فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب سے چٹ لے کر آئیں صرف اس صورت میں ہی ان کو بغیر فیس کے دیکھا جائے گا ۔

بقیہ دنوں صرف فیس ادا کرنیوالے اصحاب ہی آنکھیں دکھا سکتے ہیں ۔

خاکسار
بریگیڈیر (ریٹائرڈ) مرزا مبشر احمد
لاہور

ملاقات کے سلسلہ میں
ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بنا پر تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی ۔

پرائیویٹ سیکرٹری
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

- "کڑی آزمائش اور طوفان بلاخیز کی آمد آمد"
- "وطن سے دور ایک پاکستانی کی سسکیاں"
- "ہر عمل اور ہر بات میں منافقت اور دو عملی کا اظہار"

مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ"

روزنامہ "نوائے وقت" میں جناب انوار علیمی کا ایک بہت ہی درد انگیز مضمون بعنوان "دنیائے اسلام کی غیرت وحمیت کیا ہوئی؟" شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے اس امر کو مسلمانوں کے لئے "لمحہ فکریہ" قرار دیا ہے کہ فی زمانہ مسلمانوں کی درجنوں آزاد و خود مختار مملکتیں قائم ہیں۔ ان کے پاس نہ وسائل کی کمی ہے اور نہ افرادی طاقت کی اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی معتوب و مغضوب قوم بنی اسرائیل کی ایک چھوٹی سی مملکت کے آگے بے بس اور مجبور و لاچار بنے ہوئے ہیں۔ مذمت کی قراردادیں پاس کرنے کے سوا کوئی عملی قدم اٹھانے کی ان میں سکت نہیں ہے۔ قرون اولیٰ میں جبکہ مسلمانوں کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ ان کے عروج و اقبال اور ظفر مندیوں کا ذکر کرنے اور اس کے بالمقابل فی زمانہ سب کچھ ہونے کے باوجود ان کی بے بسی و بیچارگی کا درد انگیز نقشہ کھینچنے کے بعد وہ مضمون کے آخر میں رقمطراز ہیں:۔

"دنیا کی تاریخ عروج و زوال اس بات کی شاہد ہے کہ جب کسی قوم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر اپنی نعمت و رحمت کے دروازے بند کر دیئے اس پر حیات تنگ کر دی، اس کی ہوا خیزی ہونے لگی، اس پر دوسری قوم کو مسلط کر دیا اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو پوری قوم اس کی لپیٹ میں آ جاتی ہے۔ اس وقت اس کے عذاب سے نہ زاہد و عبادت گزار بچتے ہیں۔ نہ حجروں اور خانقاہوں کے گوشہ نشین نہ درگاہوں کے سجادہ نشین، نہ امراء نہ سلاطین نہ قطب نہ ابدال، نہ صلحاء نہ پاکباز۔ اللہ کی مضبوط گرفت کسی کو نہیں چھوڑتی ہے۔ پھر کیا یہ اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ بیت المقدس پر بنی اسرائیل کا قبضہ، مسجد اقصیٰ کی آتش زنی اور اس کی بنیادوں کی کھدائی کسی بلاخیز طوفان کی آمد آمد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کسی سخت آزمائش میں مبتلا کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہے اور بے شک ایسا ہی ہے تو مسلمانوں کے لئے یہ مسئلہ ان کے فکر و تدبر کا ہے۔ ان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینا ہے اور سوچنا ہے کہ کہیں ان کا نام بھی اللہ کی معتوب اور نافرمان قوموں کی فہرست میں درج تو نہیں ہے۔ مسلمان خود اپنا احتساب کریں کہ وہ اسلام کے کتنے قریب ہیں؟ ان کے کتنے عمل صحابہ کرامؓ کے عمل کے مماثل ہیں؟ ان کے کردار کو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنی وابستگی ہے؟ انہوں نے قرآن مجید سے کیا سیکھا ہے۔ اور وہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے کتنے متبع ہیں؟ فرصت کے لمحات باقی ہیں۔ اگر یہ بھی ہاتھ سے نکل گئے تو خدانخواستہ ان کا بھی وہی حشر نہ ہو جائے جو اس سے پہلے نافرمان قوموں کا ہو چکا ہے۔ جس طرح ان کے وجود کا نام و نشان باقی نہیں ہے۔ مسلمانوں کی عظمت بھی کھنڈروں میں تبدیل ہو کر نہ رہ جائے۔ اس وقت ان کا بھی ذکر بجز تاریخ کے مضمون کے اور کہیں باقی نہ ہوگا۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء میگزین سیکشن)

یہ واقعی بہت درد انگیز صورت حال ہے۔ اس کے تصور سے دل خون کے آنسو روتا ہے۔ عالمی سطح پر مسلمانوں کی اس بے بسی و بیچارگی کا ایک ہی سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ قرون اولیٰ میں مسلمانوں کے پاس کچھ نہ تھا۔ لیکن ایمان کی قوت ان کے پاس تھی۔ اسی لئے وہ ہر میدان میں مظفر و منصور رہے۔ اب سب کچھ ہے۔ لیکن ایمان کی قوت ناپید ہے اسی لئے وہ ہر میدان میں مغلوب ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آج بھی اللہ تعالیٰ کا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کا وعدہ ان کے حق میں ضرور پورا کر دکھاتا۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند مصلح ربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ ؎

یہ بھی کیا ایماں ہے یارو ہم کو سمجھائے کوئی
جس کا ہر میداں میں پھل حرماں ہے اور ذلت کی مار
ناز مت کر اپنے ایماں پر کہ یہ ایماں نہیں
اس کو مت ہیرا گماں کر ہے یہ سنگ کوہسار

اس ضمن میں ایک اور بات بھی قابل غور ہے اور وہ یہ کہ بعض اوقات شرعی احکام کی خلاف ورزی اور کھلی معصیت ہی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب نہیں ہوتی بلکہ اس سے بڑھ کر وہ ناروا افعال اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے اور غضب میں لانے کا موجب ہوتے ہیں جنہیں لوگ ناسمجھی سے کار ثواب سمجھ کر کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ وہ ہوتے ہیں سراسر سرکشی و طغیان اور عدوان پر مبنی۔ ایسے افعال کے مرتکب ہو کر وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا رہے ہوتے ہیں۔ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ ان کے ان افعال سے خوش ہوگا اور انہیں ان کی جزا دے گا۔ شرعی احکام کی خلاف ورزی اور عرف عام میں کھلی معصیت سے باز آنا نسبتاً آسان ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ایسے افعال سے باز آنا بہت مشکل ہوتا ہے جنہیں اپنی ناسمجھی سے لوگ کار ثواب سمجھ کر بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے ؎

نور دل جاتا رہا اک رسم دیں کی رہ گئی
پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلح دیں کیا بکار
راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسماں گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلاف شہریار

"کیا ان حضرات کو خوف خدا نہیں؟"

ایک پاکستانی زائر حرم نے مدینہ طیبہ سے ایڈیٹر نوائے وقت کو ایک خط لکھا ہے جس کے چند اقتباس بلاتبصرہ درج ذیل ہیں۔ اس خط کے مندرجات کو "نوائے وقت" نے "وطن سے دور ایک پاکستانی کی سسکیاں" قرار دیا ہے اور اسی عنوان کے تحت اس نے اسے شائع کیا ہے۔ یہ عنوان بذات خود ایک بھرپور تبصرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم دعا ہی کر سکتے اور کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔ وہ دردمندانہ زائر حرم رقمطراز ہے:۔

"لایعنی اور دور از کار بحث جدال اور بے معنی بیانات سے قوم کی کیا خدمت ہو رہی ہے؟ اسلام کے نام پر علماء حضرات اور دینی جماعتیں جو آپس میں مناظرہ بازی اور گروہی فتویٰ بازی کر رہی ہیں وہ درحقیقت مدینہ طیبہ پر دھول اڑانے کے مترادف ہے کیا ان حضرات کو خوف خدا نہیں؟ گروہی سیاست، انانیت، کج بحثی سے پاکستان اور اسلام کی کیا خدمت ہو رہی ہے؟ شرمناک حد تک افتراق و انتشار کی حالت پر پہنچنے کے بعد اہل پاکستان کیوں نہیں آنکھیں کھولتے؟ بے شمار سیاسی و دینی جماعتوں کا وجود کیا اس بات کی نشانی نہیں کہ عقل کے اندھوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟ یہ نفسا نفسی اور آپا دھاپی کی جو کیفیت پاکستان پر طاری ہے وہ کسی بہت بڑے المیہ کو دعوت دے رہی ہے۔ لگتا ہے پاکستان پھر کسی المناک جھٹکے سے دوچار ہوگا......

خدا کی قسم یہ سب کچھ بند نہ ہوا تو بہت بُرا ہوگا۔ زمین بھی اور آسمان بھی آنکھیں بند کر لے گا اور اندلس پر گو لوگ روتے تھے ہم پر کوئی بھی نہ روئے گا۔ خدا کے لئے یہ بند کرو بہت ہو چکی ہے۔ کم سے کم مدینہ طیبہ پر تو دھول نہ اڑاؤ......

جگ ہنسائی کا کام تو خود ہم نے کیا ہے اب اگر باہر کی خارجی قوتیں ہم پر نظر ڈالتی ہیں تو اس کی وجہ بھی ہم خود ہیں! نہ اتفاق کرنا جانتے ہیں اور نہ ہی اختلاف۔ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا اور ایک دوسرے کی فضیلت پر جلنا ہمارا قومی کردار بن گیا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کی اچھائیاں اور محاسن نظر ہی نہیں آتے۔ ایک دوسرے کی اچھائیوں سے ہم آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اصلاحی تنظیم کہاں سے نافذ ہوگا۔ جب ہم ایک دوسرے کی نہ تو اچھائیاں جانتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ ہم قومی طور پر صرف ایک دوسرے کی برائیوں پر جیتے ہیں۔ اور یہی منفی طرز عمل ہماری سیاسی اور اجتماعی زندگی کا اوڑھنا اور بچھونا بن گیا ہے۔" (نوائے وقت لاہور ۲۱ ستمبر صفحہ ۸)

"ہمارا پیدائشی حق"

روزنامہ "جنگ" کراچی اپنے ایک حالیہ مقالہ افتتاحیہ میں قومی اخلاق و کردار کا نقشہ کھینچتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ حکیم — ایک محبوب کتاب

(مکرم فضل احمد صاحب متعلّم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

خدا تعالیٰ کا انسانیت پر عظیم احسان ہے کہ اُس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنمائے کامل بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس کی نظیر لانی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ یہ کتاب اپنے اندر بے شمار خوبیاں رکھتی ہے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے۔

(۱) لفظ قرآن کا مطلب ہے بار بار پڑھا جانے والا کلام اور بار بار اُسی چیز کا ذکر کیا جاتا ہے جس سے دلچسپی ہو جس سے محبت اور پیار ہو۔ اگر ہم دوسری کتب اور قرآن کریم کا موازنہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دُنیا میں جس قدر کثرت سے قرآن کریم کا وِرد کیا جاتا ہے کسی اَور کتاب کا نہیں۔ مسلمانوں پر دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہر نماز میں قرآن کریم کا کوئی نہ کوئی حصہ پڑھا جاتا ہے خواہ یہ نماز الگ الگ پڑھی جائے یا با جماعت۔ پھر قرآن کریم ایسی دلکش کتاب ہے کہ شروع زمانہ سے لے کر اب تک اس کے حفّاظ چلے آئے ہیں اس کے بالمقابل کسی کتاب کا کوئی حافظ نظر نہیں آتا۔ اِس محبوب کتاب کو صبح کے وقت لوگ پڑھتے ہیں اور ایک خاص سکون حاصل کرتے ہیں اور اِس کتاب کا یہ دعویٰ سچ ثابت ہوتا ہے کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کہ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے دل اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اِس کتاب میں فرماتا ہے:

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا
(زخرف ع)

کہ ہم نے اِس کتاب کو بنایا ہی اِس شکل میں ہے کہ اِس کو بار بار پڑھا جائے گا اور یہ دعویٰ انسان کا ہوتا تو ہم کہہ سکتے تھے کہ شاید یہ غلط ہو [illegible] یہ دعویٰ خدا تعالیٰ کا ہے جو ہر نقص سے پاک ہے۔ ہم اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اس کے الفاظ و معانی پر غور کریں تو ہمیں یہ دعویٰ بالکل صادق نظر آئے گا اور ہم ایک خاص قسم کی لذّت اور سرور اِس کتاب کے پڑھنے میں محسوس کریں گے جس سے ہمارا دل ہمیں مجبور کرے گا کہ اسے بار بار پڑھتے رہیں۔ خدا تعالیٰ نے اِس مقدس کتاب کو رمضان المبارک کے ماہ میں اُتارا جیسے فرمایا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔

یہ بات بھی اِس کتاب کے محبوب ہونے کی علامت ہے۔ مسلمان اِس ماہ میں کثرت سے اِس کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

(۲) خدا تعالیٰ نے ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لاکر اِس طرف اشارہ فرمایا کہ یہ کتاب مَیں نے اپنی صفتِ رحمانیت کے نتیجہ میں اُتاری ہے۔ اتنی عظیم کتاب محبوب کتاب اور پھر بغیر مانگے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ نعمت دی۔ گویا قرآن حکیم نہ صرف خود ایک محبوب و دلکش کتاب ہے بلکہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو باوازِ بلند کہہ رہی ہے کہ اس سے پیار کریں اور صفتِ رحیم میں خدا تعالیٰ نے یہ اشارہ فرمایا کہ اگر ہم اسے محبوب جان کر اسکے حکموں پر چلیں تو ہم اس کے پیار اور محبّت کے جلووں کو زیادہ ہی دیکھیں گے اور اِس طرح یہ پیاری کتاب ہمیں اپنے حُسن کے نئے نئے رنگ دکھائے گی۔ دُنیا میں تو انسان اپنے دوست کے احسان کے بدلہ میں اتنا ہی احسان یا کچھ زیادہ کرتا ہے مگر قرآن کریم نے یہ کہا کہ وہ کوشش و محنت کرنے والوں کی کوشش سے بہت بڑھ چڑھ کر اس سے سلوک کرے گا۔

(۳) خدا تعالیٰ سورۃ بقرہ کے شروع میں فرماتا ہے الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ اِس آیت میں قرآن کریم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے علیم خدا نے اُتارا ہے کسی جاہل نے یا ایسی ہستی نے نہیں اُتارا جس کے علم میں غلطی ہو اِسلئے مَیں ہر نقص سے پاک ہوں۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ میں یہ فرمایا کہ اگر تم میرے بارے میں اور میری عبارت کے بارے میں غور و فکر سے کام لوگے تو تمہیں یہ پتہ چل جائے گا کہ مجھے علیم خدا نے اُتارا ہے اِس لئے میری عبارت میں تورات اور انجیل کی طرح غلطیاں نہیں۔ پھر بہترین ساتھی کی یہ علامت ہے کہ اُس کا سینہ بالکل صاف ہو اور اپنے دوست کے متعلق کسی پہلو سے بھی وہ بُرا ثابت نہ ہو۔ لَا رَيْبَ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ یہ محبوب کتاب کوئی خرابی اپنے اندر نہیں رکھتی۔

(۴) هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ ھدیٰ کے تین معنی ہیں (۱) راستہ دکھانا (۲) راستے پر چلانا (۳) منزلِ مقصود تک پہنچانا۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے کہ اگر کوئی اس کے ذریعہ صراطِ مستقیم ڈھونڈے تو یہ اسے بتائے گی۔ اگر کوئی صراطِ مستقیم پر چلنا چاہے تو اُس کی راہنمائی کرے گی اور جس قدر کوئی خدا کے عرفان میں ترقی کرنا چاہے اسی قدر یہ کتاب اس کا ساتھ دے گی اور علوم و معرفت کے خزائن سے اسے نوازے گی۔ گویا یہ کتاب ہر انسانی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔

(۵) خدا تعالیٰ نے ایک اور مقام پہ اِس کتاب کی فضیلت یوں بیان فرمائی ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ۔

بہترین ساتھی ہر راز کی بات اپنے دوست کو بتاتا ہے۔ اور اسی آیت میں تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ میں فرمایا کہ یہ کتاب انسان کی ہر روحانی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے تفصیل سے اِس کتاب میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے احکام اور دیگر روحانی ضرورتوں کو بیان فرمایا۔

(۶) هُدًى میں اِس طرف اشارہ فرمایا کہ انسان جب بھی اس سے راہنمائی حاصل کرے گا اور جو بھی روحانی ضرورت اسے ہوگی یہ کتاب اسے پورا کرے گی۔ انسان گناہوں کی وجہ سے مایوس ہو کر خدا تعالیٰ سے دُور جا پڑتا ہے اس حالت میں اگر وہ قرآن کی طرف رجوع کرے تو وہ یہ بشارت پائے گا

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔

اور اِس طرح انسان کی امید میں اضافہ ہوگا اور قرآن کی راہنمائی سے وہ تقویٰ کی طرف آئے گا۔ اسی طرح ایک شخص جو بہت زیادہ عابد اور گناہوں سے بچنے والا ہے اس کو یہ کتاب توجہ دلائے گی کہ اپنے اعمال پر فخر نہیں کرنا جیسے فرمایا

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہاں شرک سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی عبادت پر فخر کرتے ہوئے اپنے آپ کو بہت کچھ نہ سمجھ بیٹھے کیونکہ اس طرح وہ شرک میں مبتلا ہو جائے گا۔ غرض یہ کتاب ہر طبقہ کے انسان کی راہنمائی کرتی ہے۔

(۷) رَحْمَةً۔ قرآن کریم انسان کے لئے رحمت کا باعث ہے اور رحمت کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ پس انسان کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو جب وہ خدا تعالےٰ کے کلام کی طرف توجہ دے گا تو یہ کلام اسے اپنی رحمت سے نوازے گا۔ قرآن کریم کا فیض ہر قسم کے طبقہ کے لوگوں کے لئے ان کی استعدادوں کے مطابق انہیں ملے گا۔

(۸) بُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ۔
قرآن مسلمانوں کے لئے بشارت کا باعث ہے اور یہ بشارتیں ہر ایک مومن کو تسلی دیتی ہیں۔ ایک مومن کا دل یہ بشارت پڑھ کر سکون حاصل کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غلبہ دے گا جیسے فرمایا:۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ
لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کی یہ بشارت پڑھ کر تسلی ہوتی ہے:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ۔

یہ بشارات مومن کو اس لئے خوش کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان میں اجتماعی روحانی زندگی کے قیام کی پیشگوئی فرمائی اور کچھ بشارتیں ایسی ہیں جو ہر انسان کی ذات سے وابستہ ہیں جیسے فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا
اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ
الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

اس قسم کی بشارات دوسری کتب میں نہیں اور جو کتاب اپنی صفات میں سب کتب سے ممتاز ہو وہ لازماً محبوب کتاب ہے۔

(۹) اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو مفید تعلیم دوسری کتب میں تھی وہ اس میں آگئی ہے مگر اس کی تعلیم دوسری کتب میں نہیں پائی جاتی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ
نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ
مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔

(بقرہ ع ۱۳)

(۱۰) اس کتاب کی عظمت کا ہی یہ تقاضا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

اس قسم کی حفاظت کا وعدہ اور کسی کتاب کو نہیں اور نہ ہی کوئی کتاب محفوظ ہے مگر قرآن کا حرف حرف محفوظ ہے۔ اور خود خدا نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔

(۱۱) محبوب کتاب نے اپنے ساتھ دوستی لگانے کی ایک شرط بتائی ہے جیسے فرمایا:۔

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

تم روحانی اعتبار سے بالکل پاک و صاف ہو کر مجھے چھوؤ تو میں اپنے معارف سے تمہیں نوازوں گا ورنہ نہیں۔

(۱۲) اس محبوب کتاب کی کشش کی بناء پر ہی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے

- دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
- جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
- کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
- اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
- کہتے ہیں حسنِ یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے

اے خدا تو ہم سب کو یہ توفیق عطا کر کہ تیرے اس پاک کلام سے دل و جان سے پیار کر کے اس سے فیض حاصل کریں تا ہمیں تیری رضا حاصل ہو۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم لئیق احمد خورشید کو بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کا پوتا اور مکرم راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے، خادمِ دین بنائے اور قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(حمید الدین، ناصر آباد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب تربیتی دورہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تربیتی پروگراموں کے تحت مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کو صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حسبِ ذیل جماعتوں میں دورہ کے لئے بھجوایا:۔

راولپنڈی۔ پشاور۔ بازید خیل۔ اچینی پایان۔ سفید ڈھیری۔ نوشہرہ۔ مردان۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

بفضلِ خدا مذکورہ بالا مرکزی وفد ربوہ سے ۲۶ ظہور (اگست ۱۹۷۹ء) کو روانہ ہوا اور مذکورہ جماعتوں میں کامیاب دورہ کرنے کے بعد ۳ تبوک (ستمبر ۱۹۷۹ء) کو واپس پہنچا۔

مقامِ مسرت ہے کہ ہر مقام پر نہ صرف اپنی جماعت کے دوستوں نے بلکہ دیگر دوستوں نے بھی وفد کا خیر مقدم کیا اور مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب کے مواعظِ حسنہ سے مستفید ہوئے اور آپ سے اپنے سوالات کے جوابات پا کر اپنی دینی معلومات میں غیر معمولی اضافہ کیا۔ اسی طرح وفد کے دوسرے رکن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز اور کسرِ صلیب کانفرنس کی فلم کی نمائش کی تو حاضرین نے اس امر سے آگاہی پا کر ایک گونا مسرت اور اطمینان محسوس کیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور ان کے خلفاء کرام کے ذریعہ کاروانِ اسلام شاہراہِ غلبۂ اسلام پر تیزی اور مستعدی سے گامزن ہے۔

اس دورہ میں جن مخلصین نے دل و جان سے تعاون فرمایا ان کی فہرست بڑی طویل ہے ان میں سے اکثر مرکز میں آنے اور حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ سے فیض حاصل کرنے کے لئے بے چین ہیں۔ قارئینِ کرام سے سب کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ریلی اطفال

کسی قوم کی آئندہ ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اس قوم کے بچوں کا روحانی، اخلاقی، ذہنی اور جسمانی معیار نہایت اعلیٰ درجہ کا ہو۔ مجلس اطفال الاحمدیہ وہ تنظیم ہے جو احمدی بچوں کی قوتوں اور استعدادوں کا معیار بلند رکھے ہوئے ہے تاکہ بڑے ہو کر یہ اطفال خاندان احمدیت کے مفید فرد ثابت ہوں۔ چنانچہ اس تنظیم کے تحت جو پروگرام بھی منعقد کئے جاتے ہیں ان میں انہیں مقاصد کو مدِّ نظر رکھا جاتا ہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے اطفال میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے چند علمی اور ورزشی مقابلے منعقد کئے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت کلام پاک، نظم اور تقاریر شامل تھیں۔ اور ورزشی مقابلوں میں کبڈی کا نمائشی میچ، فٹ بال اور میرو ڈبہ ہوئے۔ یہ تمام پروگرام ۱ ستمبر سے شروع ہوئے اور ۱۱ ستمبر کو سہ پہر اختتام پذیر ہوئے۔

تمام اطفال نے ہر پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بچوں کے جوش و خروش کا اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ۱۰ ستمبر کو رات گئے تک کیمپوں کی سجاوٹ اور دیکھ بھال کرتے رہے۔ دورانِ ریلی مجلسِ عاملہ اطفال الاحمدیہ دارالرحمت وسطی کا ذہنی آزمائش کا امتحان تحریری لیا گیا جس میں عام و دینی معلومات کے سوالات شامل تھے۔ اس تحریری ذہنی آزمائش کے امتحان میں چار ارکان مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ معیار پر اترے۔ دعا کے بعد یہ تقریب اور اطفال کی ریلی اپنے اختتام کو پہنچی۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا کرے ہمارا ہر قدم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے کی طرف بڑھتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین

منتظم اطفال
محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تازہ کامیابیاں ۶۳ افراد کا قبول حق

مختلف مقامات پر سیرۃ النبیؐ اور معراج النبیؐ کے جلسے ۔ جکارتہ کے گورنر سے ملاقات

میدان (شمالی سماٹرا، انڈونیشیا) دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو تازہ کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں ۱۹۷۹ء کے ابتدائی چھ ماہ میں شمالی سماٹرا کے علاقے میں ۶۳ افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ان احباب کے بیعت فارم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ شمالی سماٹرا میں متعین احمدیت کے مبلغ السلام مکرم محی الدین شاہ صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ان تازہ احمدیوں میں سے ۱۸ احباب چیربون (مغربی جاوا) سے، ۳۹ احباب گاروت (مغربی جاوا) سے، پانچ احباب چیامیس (مغربی جاوا) سے اور ایک نو احمدی کا تعلق پوروکرتو (وسطی جاوا) سے ہے۔

رپورٹ کے مطابق مسجد مبارک چیربون میں باقاعدہ نماز باجماعت ادا کی جا رہی ہے اور مولوی ذوالکفل صاحب ہر ہفتہ درس دیتے ہیں۔ جماعت گاروت کی طرف سے ہر منگل کے روز قیدیوں کو اسلامی تعلیم دی جاتی ہے اور آزاد ہونے والے قیدیوں کو لٹریچر دیا جاتا ہے۔ گاروت کے علاقے میں بنجر کی جماعت میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ اور جماعت بنجر مسجد ناصر گاروت اور جماعت احمدیہ جی لے دوگ میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے گئے جن میں ضلع گاروت کے صدر جماعت جناب صدکار صاحب کو بلایا گیا۔ اس کے علاوہ وہ پاراکنس لگ سوکالیرمی، شارع حسن سالو ترا انڈونگ، جی لیموس ضلع کوننگن اور شارع تارکا بنڈونگ میں بھی مختلف اجلاس پر تشریف لے گئے۔ جماعت گاروت کے چندہ دہندگان کی تعداد خدا کے فضل سے ۱۲۰ سے بڑھ کر اب ۲۰۰ ہو گئی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہ۔

شہر کی جامع مسجد میں خطبہ

کوتاموباگو (شمالی سیلبس) کے علاقے میں معلم محمد طاہر احمد نے بتایا ہے کہ انہوں نے دو دفعہ شہر کی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ دیا۔ نماز جمعہ کے موقعہ پر ۲۵۰ غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے۔ نماز کے بعد شہر کے بڑے افسر نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ جماعت احمدیہ خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے انہوں نے کہا کہ جو احباب جماعت کے بارے میں تحقیق کرنا چاہتے ہوں انہیں ان کی طرف سے اس کی مکمل اجازت ہے۔ شب کو اسی شہر میں جناب عثمان صاحب کے گھر پر تبلیغی گفتگو ہوئی جو کہ رات آٹھ بجے سے لے کر صبح ۴ بجے تک نہایت کامیابی سے جاری رہی اور حاضر احباب نے نہایت اچھا اثر لیا۔

گورنر جکارتہ سے ملاقات

مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء کو جناب رئیس التبلیغ مکرم محمود احمد صاحب چیمہ اور دیگر ۹ عہدیداران جماعت انڈونیشیا نے گورنر جکارتہ جناب پرنولو صاحب سے ملاقات کی۔ جناب یحییٰ پونتو صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور جناب رئیس التبلیغ نے قرآن مجید اور کتب سلسلہ گورنر صاحب کو بطور تحفہ پیش کیں۔ یہ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔

امیر مننگ (جوریب) میں جوہاری صاحب، آمین صاحب اور شمس الدین صاحب نے بعض ذی اثر معززین کو مجلہ سینار اسلام اور چند کتب سلسلہ ہدیہ کے طور پر پیش کیں اور پیغام حق پہنچایا۔ کیاپوران (جاکرتہ) میں احمدی بعض مشکلات میں مبتلا ہیں وہ ان سے مخلصی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ایک بڑے افسر سے ملاقات

جماعت احمدیہ بایابرالا (ضلع چیانجور مغربی جاوا) نے اطلاع دی ہے کہ ۱۹ جولائی کو جناب معلم محفوظ صاحب نے سب ڈسٹرکٹ کے ایک بڑے افسر سے ملاقات کی اور ان کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا۔ افسر صاحب موصوف نے معلم محفوظ صاحب کو کہا کہ آپ کبھی کبھی ارباب حل و عقد سے ملتے رہیں تاکہ غلط فہمیاں دور ہوں اور حقائق کا علم ہوتا رہے۔

چیاماس میں معلم حسن بصری صاحب نے وہاں کے علماء کو تبلیغ کی اور پوروکرتو میں معلم احمد صاحب کی اطلاع کے مطابق نماز تراویح میں دوسرے احباب بھی شامل ہوتے رہے۔

کینیا کے شہر کسموں کی زراعتی نمائش میں جماعت احمدیہ کے سٹال کی مقبولیت

ہزاروں افراد نے احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں ۔ ایک سعید روح کا قبول حق

کسموں (کینیا) مشرقی افریقہ کے ملک کینیا کے ایک اہم شہر کسموں میں ہونے والی ایک زراعتی نمائش میں جماعت احمدیہ کا سٹال عوام و خواص کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اور اس کے ذریعے سے ہزاروں افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ایک قومی نوجوان جو کہ میڈیکل کا طالب علم بھی ہے بیعت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احمدیہ مسلم مشن کسموں (کینیا) میں متعین مبلغ السلام مکرم محمد عیسیٰ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ کینیا کے صوبہ نیانزا کے صدر مقام اور اس اہم تجارتی بندرگاہ کسموں میں جو کہ ملک کا تیسرا بڑا شہر شمار ہوتا ہے۔ مورخہ ۲۰ تا ۲۴ اگست ایگریکلچرل سوسائٹی آف کینیا کے زیر اہتمام ایک زرعی نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں احمدیہ مسلم مشن کسموں نے اپنا سٹال لگایا۔ جس کے ذریعہ ہزاروں افراد کو احمدیت کے پیغام سے روشناس کرایا گیا۔

اس سٹال کی اہم بات کینیا کے چیف قاضی کے اس فتوے کی وسیع پیمانے پر اشاعت اور تقسیم کا اہتمام تھا۔ جس میں موصوف نے حضرت مسیح علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیا ہے۔ اس نمائش کے ذریعہ یہ فتویٰ مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

نمائش کی ایک اور اہم بات دو بڑے چارٹ تھے۔ جن پر جلی الفاظ میں "حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے" اور "یسوع مسیح کے بارے میں حقائق" لکھا ہوا تھا۔ عیسائیوں نے ان چارٹوں میں حیرت و استعجاب اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اور اس طرح سے بے شمار لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ سٹال پر مشن کے ماہانہ سواحیلی اخبار MAPENZI YA MUNGU کے علاوہ چھ سواحیلی، دو انگریزی اور دو مقامی قبائل کی زبانوں لوو DHOLUO اور لوئیہ LUYIA میں تبلیغی پمفلٹ برائے تقسیم رکھے گئے تھے۔ نمائش میں بعض کتب اور لٹریچر برائے فروخت بھی تھا۔ جس سے ۳۰۰ شلنگ (۴۰۰ پاکستانی روپے) کی آمد ہوئی۔ ۴ بڑے بڑے پوسٹروں پر جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے کامیاب دورے، نصرت جہاں پروگرام کی کامیابیوں وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ سٹال میں ایک بہت بڑے سیاہ کپڑے پر سفید رنگ میں کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ لکھا ہوا تھا۔

مکرم عیسیٰ صاحب کی رپورٹ کے مطابق مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے اس نمائش کی کامیابی اور چارٹوں کی تیاری میں خصوصی ہاتھ بٹایا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

سالانہ رپورٹ ۱۹۷۹ء

تمام لجنات کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء تک رپورٹ سالانہ کی دو نقلیں بھجوا دیں۔ اس کے بعد جو رپورٹ آئیگی وہ انعام میں شامل نہ کی جائیگی۔ اسی طرح نظارت احمدیہ کی بھی دو دو رپورٹیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء

بخدمت مکرم زعیم اعلیٰ/زعیم صاحب مجلس انصار اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے ہمارا یہ اجتماع بڑی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ اس میں شمولیت بے شمار فیوض کے حصول کا ذریعہ ہے۔ مرکز سلسلہ میں تین دن پاکیزہ ماحول میں گذارنا ایک بڑی سعادت ہے۔ جس سے روحانی کمزوریاں دور ہو کر تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ درس قرآن کریم و احادیث و ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگانِ دین کی تقاریر ہوتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور حضور کے پاک کلمات سننے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے۔ کہ اس اجتماع میں چھوٹی سے چھوٹی مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو۔

بہت سے زعماء صاحبان اور ناظمین کرام نے اپنے اپنے حلقہ کے نمائندگان کی فہرستیں بھیجنی شروع کر دی ہیں۔ آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ اپنے نمائندوں کی فہرستیں جلد از جلد ارسال فرماویں نیز تمام انصار بھائیوں اور خدام سے بھی درخواست کریں کہ وہ بھی بطور اراکین مجلس اور زائرین اس پاکیزہ ماحول میں حاضر ہو کر بڑی برکات حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بچو!

آپ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۹، ۲۰، ۲۱۔ اخاء ۱۳۵۸ھ / اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہو رہا ہے

کوشش کیجیے کہ آپ اس میں شامل ہو کر روحانی برکات سے مستفید ہوں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

عناوین مقابلہ معیار خاص بر موقع سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء

امسال بھی حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ معیار خاص منعقد ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل اضلاع کو نمائندگی دی گئی ہے۔ جن کے نمائندے مقررہ عناوین پر آٹھ سے دس منٹ تقریر کریں گے۔ نمائندہ مقرر اور متبادل کا نام مرکز میں ارسال کیا جائے۔

لاہور ڈویژن۔	وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے۔
ضلع کراچی۔	غلبۂ اسلام کی صدی اور ہماری ذمہ داریاں۔
ضلع راولپنڈی۔	اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔
علاقہ سرحد۔	قوموں کی اصلاح میں نوجوانوں کا کردار۔
علاقہ سندھ۔	حضرت مہدی علیہ السلام کا عظیم الشان مقام۔
ضلع فیصل آباد۔	خندہ روئی۔
ربوہ۔	قرآن جواہرات کی تھیلی ہے۔

منتظم علمی مقابلہ جات
سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء

دعائے مغفرت

خاکسار کے قریبی عزیز مکرم چوہدری نثار احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب آف فیصل آباد ۳۴ سال کی عمر میں مورخہ ۱۴ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی لندن میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی، بچپن سے صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت حلیم طبع اور اعتکاف بیٹھنے کے عادی تھے۔ بظاہر صحت بہت اچھی تھی۔ لیکن اچانک معمولی سی تکلیف کے علاج کے لئے ڈاکٹروں سے مشورہ کرنے پر انکشاف ہوا کہ گردوں کی انفکشن میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ اس کے علاج کے لئے فیصل آباد اور میو ہسپتال لاہور میں کافی دیر زیر علاج رہے۔ اور وفات سے تقریباً تین ماہ قبل بغرض علاج لندن چلے گئے۔ لیکن وہاں بھی کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اور آخر کار بروز جمعۃ المبارک اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم کا جنازہ بذریعہ پی۔ آئی۔ اے مورخہ ۲۲/۹/۷۹ کو رات دس بجے [illegible] پھر وہاں سے فیصل آباد لایا گیا۔ اگلے روز صبح فیصل آباد کے احمدی احباب نے [illegible] جنازہ ادا کی اور پھر ایک بجے دوپہر ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عصر ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان [illegible] میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر دار الضیافت نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ محمد یونس طاہر کارکن دفتر بیت المال (آمد))

ضرورت ہے

کوٹھی بیت الفضل اسلام آباد کے لئے دو چوکیداران بشاہرہ بالمقطع مبلغ -/۲۵۰ روپے معہ دیگر سہولیات (از قسم امداد گندم۔ امداد موسم سرما) حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جو دیگر کارکنان کو حاصل ہیں کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جو فوجی ریٹائرڈ ہوں اور عمر ۴۰ سال سے زائد ہو تو ترجیح دی جائے گی۔ نیز ایسے افراد جو باغبانی میں دلچسپی رکھتے ہوں اور کھانا پکانا بھی بخوبی جانتے ہوں کو تنخواہ اور عمومی امداد کے علاوہ مبلغ پچاس روپے الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں معہ تصدیق امیر/صدر مقامی زیر دستخطی کو بتقرر ۶/۱۰/۷۹ بھجوائیں۔ اور انٹرویو کے لئے مورخہ ۹/۱۰/۷۹ کو اپنے خرچ پر نظامت جائیداد میں تشریف لے آئیں۔

(چوہدری) محمد عبد الغنی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام عہدیداران کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ سالانہ اجتماع کے موقع پر آنے والی مہمان مستورات کے ٹھہرنے اور کھانا کھلانے کا انتظام مہمان خانہ مستورات میں کیا گیا ہے۔ کھانے کا ٹکٹ بھی مہمان خانہ مستورات میں ہی تقسیم ہوگا۔ نوٹ کر لیں۔

اسی طرح جو عہدہ داران سالانہ اجتماع پر تشریف لائیں وہ اپنے بیج تیار کر کے ساتھ لائیں اور پروگرام کے وقت لگائیں۔ تاکہ ہماری مرکزی عہدہ داران ان کو پہچان سکیں۔ اور اپنے شعبہ کے سلسلہ میں کوئی بات دریافت کرنی ہو وہ آسانی سے کر سکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اجتماع کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد!

"میں امراء اضلاع کو اور مربی صاحبان کو اور انکو جو ان لوگوں کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ یہ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہیں اس بات کے کہ ہر جماعت سے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں نمائندہ آئے۔"

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۴۱

میں محمد ایوب شاہ ولد عالم شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ایک مکان دس مرلہ زیر تعمیر نزد چمن عباس

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۵۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تنخواہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد ایوب شاہ ۱/۴۸ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد دین وصیت نمبر ۳۱۲۲

گواہ شد۔ حکیم فضل الٰہی صاحب وصیت ۵۵۱۰

مسل نمبر ۲۴۲۴۲

میں محمد خلیل الرحمن ولد مولوی نظام الدین صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۸۵۰ ٹاکہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد محمد خلیل الرحمن بنگلہ دیش۔

گواہ شد۔ علی قاسم خان چوہدری آنریری سیکرٹری اصلاح و ارشاد بنگلہ دیش

گواہ شد۔ عبید الرحمن سیکرٹری وصیت بنگلہ دیش

مسل نمبر ۲۴۲۴۳

میں چوہدری غلام علی ولد چوہدری نظام دین صاحب۔ قوم راجپوت بھٹی پیشہ بیکار عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان و پلاٹ ۱۰ مرلہ ۔۔۔۔ ۶۰،۰۰۰ روپے

نقد رقم ۵۰،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: غلام علی ۲۰/۱۹ دارالعلوم غربی ربوہ

گواہ شد۔ محمد سلیم وصیت نمبر ۱۱۰۵۳ ۲۰/۱۹ دارالعلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد: محمد اسحٰق وصیت نمبر ۸۸۲۰ سیکرٹری اصلاح و ارشاد دارالعلوم ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۲۸/-	بواسیر ۱۰/-	تریاق معدہ ۴/۵۰
اکسیر اولاد نرینہ ۳۰/-	اکسیر پائیوریا ۵/-	سرمہ جواہر ۲/-
زدجام عشق ۶۰/-	حسن نکھار ابٹنہ ۵/-	روشن کاجل ۳/-

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

الاخبار والآراء (بقیہ صفحہ ۲)

"ہم میں سے ہر شخص کی ترقی و خوشحالی اور تن آسانی کی خواہشیں ہفت آسمان سے نیچے نہیں ہیں۔ لیکن جب طرز عمل اور سرگرمیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے تو ہر عمل اور ہر بات سے منافقت، مکاری اور خود فریبی کا اظہار ہوتا ہے۔ بددیانتی اور بے ایمانی اس اصرار اور ڈھٹائی کے ساتھ کی جاتی ہے کہ وہ ناگزیر اور پیدائشی حق ہے جس سے کوئی روک نہیں سکتا۔ چنانچہ ہم سب نے مل جل کر اور "باہمی تعاون" سے قوم کی گاڑی ایک ایسے مقام پر پہنچا دی ہے جہاں سے واپسی کا راستہ نہیں ہے۔ اور ہر طرف گہری کھائیاں اور چٹانیں ہیں کہ ذرا سی بد احتیاطی اور چوک سے سارا قصہ پاک ہو سکتا ہے۔

زندگی کے کسی شعبہ پر نظر ڈال کر دیکھئے منافقت اور دو عملی کا دور دورہ نظر آئے گا۔ گویا یہ ہمارا طرۂ امتیاز ہے کہ وہی کچھ ہرگز نہ کریں جو کہتے ہیں۔ ہمارے اخلاقی معیار کا پیمانہ یہی ہے کہ جس بات کے خلاف کہتے اور سنتے ہیں وہی کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں پھر کس بات کی شکایت ہے کہ ہم ترقی نہیں کر رہے اور تیزی سے پستی کی طرف جا رہے ہیں۔" (روزنامہ جنگ کراچی ۱۰؍ستمبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۳)

یہ حالت کس قوم کے افراد کی ہے؟ کیا اس قوم اور ان افراد کی نہیں جنہیں خیر امت میں شمولیت پر فخر ہے اور جن کا طرۂ امتیاز اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نیکیاں بجا لانے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جنہیں اس نے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ کا حکم دیا ہے۔ اگر وہی بے ایمانی اور بددیانتی کو اپنا پیدائشی حق سمجھ کر کمال ڈھٹائی کے ساتھ اس کا ارتکاب کریں اور منافقت اور دو عملی ان کا طرۂ امتیاز بن جائے اور وہ گناہوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کو اپنا شعار بنا لیں تو دین حق سے ان کا کیا تعلق باقی رہا۔ اور وہ کس برتے پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے کامل فرمانبردار کہہ سکتے ہیں۔ پہلی قومیں اسی لئے مورد عتاب ہوئیں کہ وہ ہر قسم کی معصیت اور نافرمانی کے باوجود دعوے یہی کرتی تھیں کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ۔ محض زبانی دعوے سے کوئی شخص بھی خیر امۃ میں شمولیت کے شرف سے مشرف نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے عمل سے اپنے آپ کو اس شرف کا مستحق ثابت نہ کرے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بھتیجے عزیزم مجید احمد ابن مکرم ملک رشید احمد صاحب کی مکان سے گرنے سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ جس سے بہت تکلیف ہے۔ نیز میرے بھائی ملک محمود احمد صاحب جلیوره بیمار ہیں اور کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں ہر دو کی کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ ملک نور احمد سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید راولپنڈی

۲۔ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد تین چار روز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حوالدار محمد شفیع

۳۔ میرے سالانہ امتحانات ۱۵؍اکتوبر کو شروع ہو رہے ہیں احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز میرے بہن بھائیوں کی بھی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ سلیم الحق خان ابن شمس الحق خان کوئٹہ

۳۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب ساکن سیالکوٹ نے بذریعہ چٹھی اطلاع دی ہے کہ وہ آجکل بعض پریشانیوں کا شکار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے اور ان کو اور ان کے اہل و عیال کو صحت و عافیت سے رکھے۔

لطیف احمد چیف میڈیکل آفیسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اصول کی فلاسفی کے انگریزی ترجمہ کی پچاس ہزار کی تعداد میں اشاعت

یہ کتاب صد سالہ جوبلی فنڈ کی رقم سے برطانیہ میں چھپ رہی ہے

لندن ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مایہ ناز تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کے انگریزی ترجمہ کی پچاس ہزار کاپیاں برطانیہ میں چھپوائی جارہی ہیں۔ یہ کتاب صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے حاصل ہونے والی رقم سے چھپوائی جارہی ہے۔ یہ کتاب اس سے پہلے متعدد تراجم مختلف زبانوں میں چھپ چکی ہے مگر یہ پہلا موقعہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں یہ کتاب نہایت خوبصورتی سے طبع کی جارہی ہے۔ احمدیہ مسلم مشن برطانیہ کے ترجمان ماہنامہ احمدیہ بلیٹن نے اپنی اگست ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں یہ خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ تازہ ایڈیشن محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تیار کیا ہے اور بہت جلد یہ کتاب دستیاب ہونے لگے گی۔

یہ کتاب اسلام کے بنیادی اصولوں کے بارے میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی شاندار تصنیف ہے۔ یہ کتاب ایک مضمون کی شکل میں جلسہ مذاہب عالم میں پڑھ کر سنائی گئی تھی جو کہ لاہور میں ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو منعقد ہوا تھا۔ اس کتاب میں پانچ بنیادی سوالوں کا جواب دیا گیا ہے جو کہ اسلام کے تقریباً تمام پہلوؤں کا جامعیت اور خوبصورتی سے احاطہ کرتے ہیں۔

بریڈفورڈ میں مسجد احمدیہ کے قیام کیلئے بات چیت

یارک شائر (برطانیہ)۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے ۲۷ر جولائی ۱۹۷۹ء کو بریڈفورڈ کے لارڈ میئر مسٹر جان سینیٹر کو کلام پاک کا ایک نسخہ بطور تحفہ دیا۔ مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے لارڈ میئر کو بتایا کہ بریڈفورڈ میں ایک احمدیہ مسجد کے قیام کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کم از کم ایک مکان ایسا ضرور ملنا چاہیئے جس میں احمدی مسلمان اکٹھے ہو کر نماز ادا کر سکیں اور اپنی دیگر سماجی تقریبات منعقد کر سکیں۔ یہ خبر احمدیہ مسلم مشن برطانیہ کے ترجمان ماہوار رسالہ احمدیہ بلیٹن نے اپنے اگست ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں شائع کی ہے۔

کلام الامام امام الکلام

علامات المقربین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار ٭ جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پہ نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب ٭ کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جاں بار بار ٭ ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(مسیح موعود علیہ السلام)

غلبہ اسلام کے حصول کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو عظیم سکیم "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے نام سے جاری فرمائی ہے اس میں شامل ہونے والے تمام مخلصین جماعت احمدیہ سے استدعا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔
(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ تین چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں صحت روز بروز گرتی جارہی ہے خاکسار احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست کرتا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(محمد نصر اللہ ناصر منشی مرزا منصور احمد صاحب۔ ربوہ)

پیارے اسلام کی پیاری باتیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں کی دینی تعلیم کے لئے سادہ اور آسان زبان میں بارہ اسباق پر مشتمل "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" کے نام سے ایک کتابچہ شائع کی ہے۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید، ارکان اسلام اور ارکان ایمان، نماز، چھوٹی چھوٹی احادیث اور دعائیں، زبانی یاد کرنے کے لئے اشعار اور بعض فقرات شائع کئے گئے ہیں۔

بچوں کو یہ کتاب خرید کر استفادہ کرنا چاہیئے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رضاکار معلّمین کی ساتویں کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں اب پھر ماہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء سے ساتویں سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلّمین کا مطالبہ کررہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں۔ نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امراء ضلع سے گزارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

مقدس تحریریں

"۵۴ بزرگانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی نصائح"۔ ایک اچھوتی اور انوکھی کاوش ہر لحاظ سے لائق صد تحسین و رشک ہے۔ (تبصرہ الفضل)

قیمت ۵ روپے

ملنے کا پتہ:۔ فیض پبلیکیشنز۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے آپ کے ارشاد کی تعمیل میں تاخیر ہو سکتی ہے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت حکیم نظام جانؒ
کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۲۸۴۴۷
ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۲۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؒ
رجسٹرڈ درجہ اول